یا کوئی شخص مراد ہوتا ہے، اس کے برخلاف اردو میں مرد کا لفظ اپنے ساتھ مردانہ امتیاز رکھتا ہے۔ یہ غلطی کاتب یا مصحح کی ہوگی۔ اسی طرح سولہویں سطر میں " زمین میں دھنسانے، مسخ کرنے اور سنگسار کرنے ،، کے بجائے زیادہ صحیح ترجمہ " زمین میں دھنسنے، مسخ ہونے اور پتھر برسنے" ہوتا یہ بھی کتابت وغیرہ ہی کا فرق ہے۔

صلا پر " شمالی حصے میں مصلیوں کے پیچھے " کا لفظ آیا ہے، اس پر تشریحی نوٹ آنا تھا کہ یہ ان علاقوں کے بارے میں جہاں قبلہ جانب جنوب ہے

کتاب میں مستقل عنوانات کے تحت بعض ضمنی چیزیں آگئی ہیں بہتر ہوتا کہ ان کے لئے ذیلی عنوانات قائم کر دئے جاتے اور فہرست میں ان کا اشارہ آجاتا۔ ان چیزوں کا لحاظ آئندہ ایڈیشن میں کیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک کتاب کی افادیت اور ضرورت کا تعلق ہے اس میں سرمو کلام نہیں ہے بلکہ ان مذکورہ مشوروں کو قلمبند کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ناظرین ان کو دیکھ کر کتاب کی افادیت کے بارے میں غلط رائے قائم نہ کرلیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مساجد کے موضوع پر اس سے قبل عربی میں بھی اور اردو میں بھی متعدد کتابیں آچکی ہیں مگر اصلاح المساجد کے مصنف نے مساجد ہی سے متعلق بالکل نئے اور بہت ضروری موضوع پر قلم اٹھایا ہے ہم ناظرین کو مشورہ دیں گے کہ وہ ضرور اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

دہم، اس کتاب کے ترجمہ اور اشاعت پر ادارہ خصوصیت سے مبارک باد کا مستحق ہے، تبصرہ نگار نے جب یہ کتاب عربی میں پڑھی تھی تو بے ساختہ طبیعت میں تقاضہ ہوا تھا کہ کاش کوئی اس کا معیاری ترجمہ کرکے سلیقے سے چھاپ دیتا، اب جو یہ کتاب دیکھی تو جی خوش ہوگیا ترجمہ بھی بہت صحیح، سلیس اور رواں ہے، ترجمہ کے بجائے اصل کتاب معلوم ہوتی ہے اور ترتیب و طباعت بھی معیاری ہے، ناظرین کی سہولت کے لئے عنوان بندی بھی کی گئی ہے نمبرات بھی ڈال دئے گئے ہیں اور فہرست میں بھی بڑے عنوانات جلی قلم سے اور چھوٹے

عنوانات جلی قلم سے لکھے گئے ہیں۔

مصنف کتاب علامہ یوسف قرضاوی عالم اسلام کی معروف شخصیت ہیں کتاب میں جس انداز سے انھوں نے بحث کی ہے اور جدید و قدیم جملہ متعلقہ مسائل کو جس اعتدال اور بصیرت کے ساتھ لکھا ہے اس سے ان کی عظیم علمی شخصیت کا پوری طرح اندازہ ہوجاتا ہے، مصنف نے صرف حلال اور حرام بتا دینے ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ زمانے کی ضرورت کا احساس کر کے متبادل تجویزیں اور حرام طریقوں کے بجائے جائز و حلال راستے بھی بیان کئے ہیں، جس چیز کی حرمت بیان کی ہے صرف آیات قرآنی اور احادیث نبوی پر اکتفاء نہیں کیا ہے بلکہ ذہنوں کے مزید اطمینان کے لئے اس کے عقلی مفاسد، طبی نقصانات اور معاشرتی خرابیوں کی طرف سے اشارات کئے ہیں۔

مصنف نے دور حاضر کے تقریباً وہ سبھی مسائل لے لئے ہیں جن کے متعلق شرعی رہنمائی کی اکثر ضرورت پیش آتی ہے، اور ان پر اظہار خیال کرتے وقت خود بھی اپنی علمی نظر اور قوت استدلال سے کام لیا ہے اور متقدمین اہل علم سے بھی پوری طرح استفادہ کیا ہے، نہ تجدد کے شوق میں تقاضائے شریعت سے اعراض کیا ہے اور نہ قدامت کی رو میں بہہ کر جدید عصری تقاضوں اور تمدنی ضرورتوں سے آنکھیں بند کی ہیں غرض بہت ہی معتدل بڑی محققانہ اور بصیرت افروز کتاب ہے جی چاہتا ہے کہ کوئی بھی پڑھا لکھا اور بالخصوص حضرات علمائے کرام اس کا مطالعہ کئے بغیر نہ رہیں۔ یہ ترجمہ اردو زبان کی اسلامی کتابوں میں قابل قدر اور لائق فخر اضافہ ہے امید ہے کہ ادارہ مصنف کی دیگر تصانیف کو بھی اردو میں منتقل کرنے کی کوشش جاری رکھے گا۔

(عبدالخالق)

(بقیہ صفحہ ۴۴)

پیدا ہوتا ہے۔ اور راہ سلوک و معرفت کے ابتدائی دور میں وہ کیسی خلش و تپش، اضطراب و بے چینی حیرانی و سراسیمگی اور طلب و تمنا کے حالات سے دوچار ہوتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

بت پرستی بھی کروں اور بت شکن بھی میں بنوں ۔۔۔ کیش ابراہیم رکھ کر پیشۂ آذر کروں

دل میں بت خانہ بسا ہے آنکھ ہے کعبہ کی سمت ۔۔۔ حیف اس مومن نما کافر کو گر رہبر کروں

آنکھ میں توبہ کے آنسو، دل میں اس بت کی ہوس ۔۔۔ ہائے گنگا جل کو کیسے زمزم و کوثر کروں

اسی دور میں اپنا تعارف کراتے ہوئے صاحب علم نے غزلوں کے علاوہ دو نمبر سے اصناف سخن میں بھی طبع آزمائی